احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ | 6-اپریل 1996ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 46-81 نمبر 78 | ہفتہ 17 ذی قعدہ 1416ھ 6 شہادت 1375ھش 6 اپریل 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا اور صدقات تقدیر معلّق کو ٹلا دیتے ہیں

تقدیر دو قسم کی ہوتی ہے ایک کا نام معلّق ہے اور دوسری کو مبرم کہتے ہیں اگر کوئی تقدیر معلق ہو تو دعا اور صدقات اس کو ٹلا دیتی ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے اور مبرم ہونے کی صورت میں وہ صدقات اور دعا اس تقدیر کے متعلق کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی' ہاں وہ عبث اور فضول بھی نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف ہے وہ اس دعا اور صدقات کا اثر اور نتیجہ کسی دوسرے پیرایہ میں اس کو پہنچا دیتا ہے۔ بعض صورتوں میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی تقدیر میں ایک وقت تک توقف اور تاخیر ڈال دیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اپنی اپنی عملی حالت' قوت ایمانی کو درست کر کے دکھاویں کیونکہ جب تک عملی رنگ میں ایمان ثابت نہ ہو صرف زبان سے ایمان اللہ تعالیٰ کے نزدیک منظور نہیں اور وہ کچھ نہیں۔ زبان میں تو ایک مخلص اور منافق یکساں معلوم ہوتے ہیں۔ ہر ایک شخص جو اپنا صدق اور ثبات قدم ثابت کرنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ عملی طور پر ظاہر کرکے جب تک عملی طور پر قدم آگے نہیں رکھتا آسمان پر اس کو (صاحب ایمان) نہیں کہا جاتا۔

بعض شخصوں کے دل میں خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ آئے دن ہم پر ٹیکس لگائے جاتے ہیں کہاں تک براشت کریں۔ میں جانتا ہوں کہ ہر شخص ایسا دل نہیں رکھتا کیونکہ ایک طبیعت کے ہی سب نہیں ہوتے۔ بہت سے تنگ دل اور کم ظرف ہوتے ہیں اور اس قسم کی باتیں کر بیٹھتے ہیں مگر وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کی پروا کیا ہے۔ ایسے شبہات ہمیشہ دنیا داری کے رنگ میں پیدا ہوا کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کو توفیق بھی نہیں ملتی۔ لیکن جو لوگ محض خدا تعالیٰ کے لئے قدم اٹھاتے ہیں اور اس کی مرضی کو مقدم کرتے ہیں اور اس بناء پر جو کچھ بھی خدمت دین کرتے ہیں اس کے لئے اللہ تعالیٰ خود انہیں توفیق دے دیتا ہے۔ اور اعلاء (کلمہ دین حق) کے لئے جن اموال کو وہ خرچ کرتے ہیں ان میں برکت رکھ دیتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور جو لوگ صدق اور اخلاص سے قدم اٹھاتے ہیں انہوں نے دیکھا ہو گا کہ کس طرح پر اندر ہی اندر انہیں توفیق دی جاتی ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 650)

اولیاء اللہ تقویٰ کو ہمیشہ مد نظر رکھتے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اولیاء اللہ وہ ہیں جو ایمان لائے یعنی زبان اور دل سے اقرار اور تسلیم کیا اور اعمال سے اس کا اظہار کیا اور تقویٰ کو ہمیشہ لازم حال رکھتے ہیں۔ ان کے لئے اس ورلی زندگی میں بھی خدا کی طرف سے بشارت پانے کا انعام مقرر ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بشارتیں وہ سنتے ہیں اس لئے کہ ان کو قرب کامل و تام حاصل ہے جس سے زیادہ قرب کوئی متصور ہو ہی نہیں سکتا اور بعد والی زندگی میں بھی ان کا یہی حال ہو گا(-) فرمایا کہ خدا

باقی صفحہ 7 پر

بدظنی بہت ہی بُری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

عطیہ برائے گندم

○ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ للذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بد گندم کھاتہ نمبر 208-4550/3 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم ربوہ)

نکاح

○ مکرم خواجہ تقی الدین قمر صاحب ابن مکرم خواجہ صفی الدین قمر صاحب انسپکٹر مال کا نکاح بہمراہ عزیزہ مکرمہ طاہرہ لطیف صاحبہ بنت مکرم محمد لطیف صاحب جنجوعہ ہائیڈل برگ جرمنی سے بعوض آٹھ ہزار مارک جرمن حق مہر کا اعلان بیت المبارک ربوہ میں بعد عصر 96-3-27 کو مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے فرمایا۔ مکرم تقی الدین قمر محترم مولانا قمر الدین فاضل صدر اول مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے پوتے ہیں

احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر جہت سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ مکرم رانا بدیع الزمان صاحب انسپکٹر مال آمد ابن مکرم رانا امیر حمزہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 5-مارچ 1996ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچی کا نام باصرہ زمان عطا فرمایا ہے۔

نومولودہ مکرم چوہدری محمد سلیم صاحب آف گھسیٹ پورہ کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک وخادمہ دین بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

6- شہادت 1375 ھش 6- اپریل 1996ء

الٰہی انوار و برکات

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"سچائی کے خود انوار و برکات ہوتے ہیں یہ بھی تو دیکھنا چاہئے کہ وہ نشانات اور انوار و برکات کس خدا کو مان کر ملتے ہیں اور کس دین میں وہ پائے جاتے ہیں۔ ایک شخص ایک نسخہ کو استعمال کرتا ہے۔ اگر اس نسخہ میں کوئی خوبی اور اثر ہے تو صاف ظاہر ہے کہ چند روز کے استعمال کے بعد ہی اس کی مفید تاثیریں معلوم ہونے لگیں گی۔ لیکن اگر اس میں کوئی خوبی اور تاثیر نہیں ہے تو خواہ ساری عمر اسے استعمال کرتے جاؤ کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ اس معیار پر (دین حق) اور دوسرے مذاہب کی سچائی اور حقیقت کا بہت جلد پتہ لگ جاتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں (دین حق) ایک ایسا مذہب ہے کہ اپنی تاثیر اور انوار و برکات کے لئے کسی گذشتہ قصے کا حوالہ نہیں دیتا۔ اور نہ صرف آئندہ کے وعدے ہی پر رکھتا ہے بلکہ اس کے پھل اور آثار ہر وقت اور ہر زمانہ میں پائے جاتے ہیں۔ اور اسی دنیا میں ایک سچا صاحب ایمان ان ثمرات کو کھا لیتا ہے"۔

حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے اس ارشاد کے مطابق یہ بات تو یقینی ہوئی کہ اگر ہم اپنے آپ کو سچا (صاحب ایمان) ثابت کریں تو ہمیں نشانات اور انوار و برکات سے حصہ ملنا چاہئے۔ اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی زندگیوں پر غور کریں اور انہیں پرکھیں اور دیکھیں کہ کیا ہمیں انوار و برکات مل رہے ہیں یا نہیں۔ چونکہ جو کچھ ہم مانتے ہیں۔ اس کے ماننے کا نتیجہ یہ ضرور نکلنا چاہئے کہ ہماری زندگیوں کو وہ ثمرات حاصل ہو رہے ہوں۔ یہ ہمارے لئے ایک میزان ہے۔ گویا کہ اس بات کا فیصلہ کرنے کی ضرورت نہیں کہ جو کچھ ہم مانتے ہیں وہ ہمارے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے یا نہیں۔ یہ بات تو یقینی ہے کہ وہ مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اور اگر ہمارے لئے وہ پھل میسر نہیں آرہے تو یقیناً ہم میں خامی ہے۔ پس ہمیں اپنی زندگیوں کو پرکھنا چاہئے اور ہمیشہ اس بات کی طرف نگاہ رکھنی چاہئے کہ ہماری زندگی میں انوار و برکات شامل ہوتے رہیں۔ ہمیں یہ سعادت ملتی رہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہم سے ایسا سلوک ہو کہ ہم اسے محسوس کر سکیں۔

اسی طرح حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کریں گے انہیں کو یہ راہ ملے گی۔ پس جو لوگ خدا تعالیٰ کے وصایا اور احکام پر عمل نہ کریں بلکہ ان سے اعراض کریں ان پر یہ دروازہ کس طرح کھل جائے۔ یہ نہیں ہو سکتا اگر کوئی شخص کہے یہاں ایک خزانہ مدفون ہے اور دس بارہ دن کی محنت کے بعد نکل سکتا ہے اور کوئی شخص محنت تو کرے نہیں اور یہ کہے کہ خزانہ مل جاوے کیونکر ملے گا؟ اسی طرح پر یہ خزانہ اللہ تعالیٰ نے دین حق میں رکھا ہے لیکن اس خزانہ کی کلید احکام اور ہدایتوں پر عمل ہے اس کی وصیت اور ہدایت پر عمل کرنا اور محض خدا کے لئے نفس کو روک رکھنا۔ یہ کنجی ہے اور دین حق ہی میں یہ ملتی ہے"۔

اس سے پہلے جو ارشاد پیش کیا گیا ہے اسی کے تسلسل میں یہ بات بھی بیان فرمائی گئی ہے کہ اگر ہم انوار و برکات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمارے لئے لازم ہے کہ ہم مجاہدہ کریں۔ خدا تعالیٰ کے وصایا اور احکام پر عمل کریں۔ کسی رنگ میں بھی ان سے اعراض نہ کریں۔ کیونکہ ان انوار و برکات کا خزانہ محنت سے مل سکتا ہے اگر محنت تو انسان نہ کرے اور چاہے کہ اسے یہ خزانہ مل جائے تو یہ ممکن نہیں۔ پس آئیے ہم حضرت صاحب کے ان دونوں ارشادات کو سامنے رکھ کر مجاہدے کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے انوار و برکات حاصل کرتے رہیں۔

بہت کچھ سیکھ کر شوریٰ میں جائیں
بہت کچھ جا کے ہم شوریٰ سے پائیں
ملے ہم کو وہاں نورِ فراست
وہاں ایمان کی دولت کمائیں

ابوالاقبال

○

مرا دل جس کو ہر دم ڈھونڈتا ہے
وہ کتنا دور مجھ سے جا چکا ہے

بھروسہ ہے اسے فضلِ خدا پر
بہت ہی تیز چلتا جا رہا ہے

پہاڑوں کی بلندی سرنگوں ہے
فضاؤں کو مسخر کر لیا ہے

عجب ہے دل نشیں انداز اس کا
محبت کے ترانے گا رہا ہے

دعائے صبحگاہی کا ثمر ہے
ملاقاتوں کا جو یہ سلسلہ ہے

محبت کی کشش کا ہے کرشمہ
وہ جیسے سامنے میرے کھڑا ہے

کرو ہمت، اٹھو، آگے بڑھو تم
کسی کے لب پہ ہر دم یہ صدا ہے

انور ندیم علوی

اعلان داخلہ ایم ایس سی ماحولیاتی انجینئرنگ / سائنسز

○ انسٹی ٹیوٹ آف Environmental سائنسز اینڈ ریسرچ، پاکستان سٹیل نے سرسید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کے الحاق سے ماسٹر آف سائنس ماحولیاتی انجینئرنگ / سائنسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ یہ پروگرام دو سال کے عرصہ میں مکمل ہو گا کورس ورک اور Thesis پر مشتمل ہو گا۔ تعلیمی ریکارڈ اور تحقیق کو دیکھتے ہوئے .M.Sc کے بعد ایم فل Ph.D میں داخلہ بھی ممکن ہو گا۔

شرائط داخلہ

1- وہ طلبہ جنہوں نے پاکستان انجینئرنگ کونسل کی منظور شدہ انجینئرنگ یونیورسٹیوں / کالجوں سے فرسٹ ڈویژن میں .B.Sc انجینئرنگ کی ہو درخواست دینے کے اہل ہیں۔ یا

2- وہ طلبہ جنہوں نے .M.Sc کیمسٹری یا مائیکروبیالوجی میں فرسٹ ڈویژن حاصل کی ہو وہ بھی داخلہ کی درخواست دینے کے اہل ہیں۔

3- داخلہ سے قبل ایک داخلہ ٹیسٹ اور انٹرویو پاس کرنا ضروری ہو گا۔

داخلہ ٹیسٹ کراچی، لاہور اور اسلام آباد میں مورخہ 17- اپریل 1996ء کو صبح 10 بجے ہو گا۔

پراسپکٹس اور داخلہ فارم 300 روپے کے عوض مندرجہ ذیل پاکستان سٹیل کے دفاتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

1- پاکستان سٹیل زونل آفس گھر نمبر 48 سیکٹر G-6/3 اتاترک ایونیو- اسلام آباد

2- پاکستان سٹیل زونل آفس A-42 ظفر علی روڈ گلبرگ لاہور

3- پاکستان سٹیل زونل آفس F.T.C بلڈنگ شاہراہ فیصل- کراچی

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 15- اپریل 96ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم صوفی محمد رفیع صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس پی سکھر
الفضل 12- فروری 1958

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی

میرے والد محترم حضرت صوفی محمد علی صاحب (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے (رفقاء کبار) میں سے تھے۔ وہ اور حضرت عرفانی صاحب کے چچا شیخ مولا بخش صاحب بھی (رفقاء کبار) میں شامل ہیں۔ ان ہر دو کے اس لسٹ میں نمبر 213 اور 216 ہیں اور ہر دو کی بیعت غالباً 1890ء' 1891ء کی ہے احمدیت کے زمانہ میں قریباً ہر کام میں خواہ دین کا ہو یا دنیا کا اکٹھے ہی رہے۔ قادیان اکٹھے ہی جاتے تقریباً 1898ء' و 1899ء سے جبکہ میں کوئی 6 سال کا ہی تھا۔ میرے والد صاحب بزرگوار مجھے قادیان لے جانے لگے اور مجھے یاد ہے جب سالانہ جلسہ کے موقعہ پر یکے سواری کے لئے نہ ملتے تو قافلہ کی شکل میں سب احباب پیدل چل پڑتے اور مجھے میرے والد اور دوسرے لاہور کے بزرگ کندھوں پر اٹھا کر مہمان خانہ تک لے جاتے۔

قادیان کے قیام کے دوران میں حضرت عرفانی صاحب کے مکان پر رہتے تھے شیخ مولا بخش صاحب کے بڑے لڑکے شیخ مبارک اسماعیل صاحب بی اے بی۔ٹی میرے ہم عمر ہیں وہ اور میں اول مشن ہائی سکول رنگ محل لاہور اور بعد میں اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ دروازہ لاہور میں اکٹھے ہی ایک جماعت میں میٹرک تک رہے اور 1908ء میں جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات لاہور میں ہوئی تو میں اس وقت ایف اے میں اسلامیہ کالج میں پڑھتا تھا اور وہ پھر اسلامیہ سکول میں ہی تھے۔ شیخ مبارک اسماعیل صاحب کے چھوٹے بھائی شیخ مسعود احمد صاحب رشید بی اے۔بی۔ای جو سپرنٹنڈنگ انجنیئرز کے عہدے سے ریٹائر ہوئے تھے اور حال ہی میں لاہور ہسپتال میں فوت ہوئے تھے یہ گو بچے ہی تھے مگران کو بھی گاہے گاہے ساتھ لاتے تھے۔ آپ عرفانی صاحب کے چچا زاد' بھائی' تھے ان کی وجہ سے بھی میرا محترم عرفانی صاحب کے ہاں آنا جانا بہت تھا۔ حضرت عرفانی صاحب پہلے ایک کرایہ کے مکان میں یکوں والے پرانے اڈے کے قریب رہتے تھے اور پھر کافی عرصہ بعد وہ اس محلہ میں آئے جہاں انہوں نے اپنا مکان بنا لیا تھا اور الحکم سٹریٹ کے نام سے وہ گلی مشہور تھی آپ اس زمانہ میں عرفانی کی جگہ تراب کا لفظ استعمال کرتے تھے۔

جب مجھے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مجالس میں بیٹھنے کا شعور ہوا تو میں نے حضرت عرفانی صاحب کو اکثر اس مجلس میں پایا۔ آپ ہمیشہ تین چار پنسلیں اچھی طرح تراش کر اپنے ساتھ رکھتے اور جہاں بیٹھتے اپنے پاس رکھ لیتے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مبارک گفتگو یا تقریر کو تیزی سے لکھتے جاتے۔

جب بھی قادیان جانے موقع ملتا میں ان کے پاس ضرور جاتا۔ اور یہ کوئی نہ کوئی کتاب جو ان کی اپنی لکھی ہوئی ہوتی مجھے ضرور دیتے اور بڑی محبت اور پیار سے گھر کے حالات معلوم کرتے۔

حضرت عرفانی صاحب بڑے متوکل شخص تھے۔ اور ان کا گھر کا خرچ بھی عام طور پر کھلا ہوتا تھا۔

آپ پیدائشی صحافی اور مولف تھے آپ نے سلسلہ احمدیہ کی تاریخ کو جس رنگ میں قلم بند کیا ہے وہ رہتی دنیا تک ان کے نام کو قائم رکھے گا۔

حضرت عرفانی صاحب کی کتاب حیات احمد کے کئی حصے ہیں اور یہ ایک قسم کی احمدیت کی تاریخ ہے۔ اس میں انہوں نے میرے والد ماجد صوفی محمد علی صاحب کا بھی بعض مقامات میں ذکر کیا ہے اور کسی جگہ خاکسار کا بھی ذکر کیا ہے۔

الغرض عرفانی صاحب کو خاکسار کے والد صاحب اور خاکسار سے خاص محبت تھی اور گاہے گاہے مجھے خط بھی لکھا کرتے تھے اور میں بھی ان کو دعا کے لئے لکھتا رہتا تھا۔

تقسیم ہند کے بعد پاکستان بننے پر ان کے کنبہ کے کچھ افراد کراچی اور ضلع سکھر میں آکر قیام پذیر ہوئے تھے تو ان کی نگہداشت اور ضروری مدد کے لئے خاص طور پر مجھے کئی دفعہ لکھا اور اس طرح مجھے خدمت کا موقعہ مل کر موجب ثواب ہوا۔

اب آخری دفعہ جب وہ براستہ کراچی ربوہ تشریف لے جا رہے تھے تو انہوں نے مجھے راستہ میں روہڑی اسٹیشن پر ملنے کی اطلاع دی۔ کافی رات گزرے ٹرین پہنچی تب آپ اٹھ کر بیٹھے ہوئے تھے بڑی محبت سے ملے۔ میں نے کچھ سکھر کے بسکٹ اور روہڑی کی کھجوریں خدمت پیش کیں۔ دیکھ کر بڑی محبت کا اظہار کیا اور دعائیں دیتے رہے اور کہنے لگے کہ اب تو 90 کے قریب پہنچ گیا ہوں۔ سماعت کم ہو گئی ہے اور زندگی کا لطف جاتا رہا ہے۔ ٹرین چل پڑی اور دعائیں دیتے ہوئے چلے گئے۔

یہ آپ کی آخری ملاقات تھی۔ بعد میں شکریہ کا خط لکھا۔ آپ کی طرز تحریر بڑی جاذب ہے۔

احمدیت اور امامت پر علیٰ وجہ البصیرت ایمان تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت فرمائے اور جنت میں خاص جگہ عطا کرے۔

آپ کے فرزند شیخ محمود احمد صاحب عرفانی المصری آپ کے صحیح معنوں میں جانشین تھے۔ لیکن افسوس کہ وہ جوانی میں ہی فوت ہو گئے اللہ تعالیٰ ان کے دیگر فرزندوں اور افراد خاندان کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عبدالحمید چوہدری۔ لاہور

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب ان کی والدہ ماجدہ کے بیان کے مطابق 1877ء اور 1879ء کے بین بین بھادوں کے مہینہ میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کے والد صاحب کا نام میاں کرم الدین صاحب اور والدہ ماجدہ کا نام آمنہ بی بی تھا۔ ان کے گاؤں کا نام راجیکی ہے جو گجرات (پنجاب پاکستان) کے شہر سے تقریباً 14 میل کے فاصلہ پر مغرب کی جانب ہے۔

طفولیت کے کچھ سال گزرنے کے بعد انہیں کلام الٰہی پڑھنے کے لئے گاؤں کے ایک مکتب میں بٹھا دیا گیا۔ اس کے بعد انہیں قصبہ منگووال کے پرائمری سکول میں داخل کرایا گیا۔ وہاں کی تعلیم سے فراغت پانے کے بعد انہیں قصبہ کنجاہ کے مڈل سکول میں داخل کرایا گیا لیکن ابھی ان کی تعلیم پوری نہیں ہوئی تھی کہ ان کے بڑے بھائی میاں تاج محمود صاحب کی بعمر 23 سال فوتیدگی کے بعد ان کے والد صاحب نے انہیں اپنے پاس واپس بلا لیا۔ اپنے گاؤں میں انہیں میاں محمد الدین کشمیری سے جو سکندر نامہ اور ابو الفضل تک فارسی زبان سے اچھی طرح واقف تھے' ان کتابوں کے پڑھنے میں آسانی ہوئی۔ اس کے بعد ان کے دل میں مثنوی مولانا روم پڑھنے کا اشتیاق پیدا ہوا چنانچہ اپنے والدین سے اجازت لے کر وہ موضع گولیکی جو ان کے گاؤں سے تخمیناً چار کوس کے فاصلہ پر واقع تھا مولوی امام الدین صاحب کی خدمت میں مثنوی پڑھنے کے لئے حاضر ہوئے۔ پہلے تو مولوی امام الدین صاحب انہیں پڑھانے کے لئے رضامند نہ ہوئے لیکن بعد میں یہ کہتے ہوئے کہ وہ (حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب) بزرگوں کی اولاد ہیں انہیں مثنوی پڑھانے پر رضامند ہو گئے۔ ان دنوں حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب جبکہ آپ ابھی احمدی نہ ہوئے تھے مغرب کی عبادت کے بعد سورہ یٰسین' سورہ ملک اور سورہ مزمل' درود اکبر' درود مستغاث' درود وصال' اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کے درود کبریت احمر کا وظیفہ بالالتزام کیا کرتے تھے۔ علاوہ ازیں وہ موضع گولیکی اور موضع خوجیانوالی کے درمیان ریگستانی ٹیلوں پر محاسبہ و مراقبہ کی غرض سے جایا کرتے تھے اور گھنٹوں یاد الٰہی میں تڑپ تڑپ کر روتے اور دعائیں کرتے رہتے تھے۔ ایسا کرنا ان کا محبوب مشغلہ تھا جس سے وہ انتہائی لطف محسوس کرتے تھے۔ انہیں دنوں ایک سپاہی جو احمدی تھے گولیکی میں سرکاری کام کے لئے آئے اور اسی بیت میں عبادت کرنے آئے تو مولوی امام الدین صاحب نے اس کے صافہ میں بندھی ہوئی ایک کتاب دیکھی جب انہوں نے پڑھنے کے لئے لینا چاہا تو اس سپاہی نے ان کو روک دیا۔ مولوی صاحب نے وجہ دریافت کی تو اس نے کہا کہ یہ کتاب جس بزرگ ہستی کی ہے وہ میرا پیشوا ہے ہو سکتا ہے کہ تم لوگ اسے پڑھ کر میرے پیشوا کو برا بھلا کہنے لگ جاؤ جسے میری غیرت برداشت نہیں کر سکے گی' مولوی صاحب نے کہا کہ آپ بے فکر رہئے ہم آپ کے پیشوا کے متعلق کوئی برا لفظ زبان پر نہیں لائیں گے تب اس سپاہی نے کہا اگر یہ بات ہے تو آپ بڑی خوشی سے اس کتاب کو دیکھ سکتے ہیں بلکہ تین چار روز کے لئے اپنے پاس رکھ سکتے ہیں کیونکہ اس وقت میں تعمیلات کے لئے بعض دوسرے دیہات کے دورہ پر جا رہا ہوں۔ واپسی پر آپ سے یہ کتاب لے لوں گا چنانچہ مولوی امام الدین صاحب نے وہ کتاب سنبھال لی اور جاتے ہوئے گھر ساتھ لے گئے۔ دوسرے روز حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب کا مولوی امام الدین کے یہاں جانا ہوا تو انہوں نے وہی کتاب مولوی صاحب کی بیٹھک میں دیکھی چنانچہ اس کتاب کے چند نظموں کے اوراق پڑھنے شروع کئے۔ اتنی دیر میں مولوی امام الدین صاحب اندرون خانہ سے بیٹھک میں تشریف لے آئے تو حضرت مولانا راجیکی صاحب نے ان سے دریافت کیا کہ یہ منظومات عالیہ کس بزرگ کی ہیں اور وہ کس زمانہ میں ہوئے ہیں۔ مولوی امام الدین صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بارے میں بتایا۔

وہ کتاب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تصنیف لطیف آئنہ کمالات ..... تھی حضرت مولوی صاحب نے 1897ء میں غالباً ستمبر یا ماہ اکتوبر میں بیعت کا خط لکھ دیا۔ 1899ء میں مولوی امام الدین کے ہمراہ دستی بیعت کے لئے قادیان تشریف لے گئے۔ اس بارے میں حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب اپنی سوانح جو حیات قدسی کے نام سے پانچ حصوں میں شائع ہوئی تحریر فرمایا "جب میں اور مولوی امام الدین صاحب قادیان پہنچے اور بیت مبارک پر جانے کے لئے اس کے اندرونی زینہ پر چڑھنے لگے تو میں وہیں کھڑے کھڑے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے کچھ نذرانہ کی رقم نکالنے لگ گیا اور مولوی صاحب اتنی دیر میں بیت کے اوپر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں جا پہنچے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مولوی صاحب کو مصافحہ کا شرف بخشتے ہی فرمایا:

"وہ لڑکا جو آپ کے پیچھے آرہا تھا اس کو بلاؤ"

چنانچہ مولوی صاحب واپس لوٹے اور زینہ پر آکر

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نادر محمود طاہر

خدمتِ خلق

کسی مقصد کے حصول کے لئے ایک نہایت اہم اور ضروری بات یہ ہے کہ وہ معین اور واضح ہو۔ اگر وہ معین اور واضح طور پر ہمارے سامنے نہیں، تو اس کا حصول پہلے ہی دن سے ناممکن ہو جائے گا۔ کلام الٰہی نے ہر مقصد بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے اور کلام الٰہی نازل کرنے والے نے ایسا سامان پیدا کیا کہ ہر زمانے میں کلام الٰہی کی تعلیم کے وہ حصے جو کتاب مکنون میں ہوتے ہیں، وہ ظاہر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے نیک اور مقرب بندے ضروریات وقت کو پورا کرنے والے نئے سے نئے علوم کو دنیا کے سامنے لاتے ہیں۔

ایک طرف ہم توحید خالص پر قائم ہوں اور اللہ تعالیٰ کے سوا ہمارا کسی اور سے نہ کوئی رشتہ، نہ کسی اور سے کوئی محبت اور نہ کسی اور سے کوئی تعلق باقی رہے۔ صرف اللہ تعالیٰ پر ہمارا توکل ہو۔ یہ دنیا اگرچہ تعلقات پر قائم ہے، لیکن جب اللہ تعالیٰ کہے کہ ان رشتوں کو سمجھو، تو اس وقت ہم ان رشتوں کو رشتہ سمجھیں۔ جب اللہ تعالیٰ ان تعلقات کو قائم کرنے کا فرمائے، تو قائم کرو۔

"خدمت خلق" خدا کی خاطر مخلوق کی مدد کو کہتے ہیں۔ جس میں تمام انسان شامل ہیں۔ خدمت خلق کی روح یہ ہے کہ بے لوث اور بلا معاوضہ خدمت کی جائے۔ خدمت خلق کے بھی مختلف مراتب ہیں اور سب سے اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ مخلوق خدا کی خدمت کے واسطے اس طرح بے تاب ہو جاؤ گویا اپنی ہی خدمت کا نادر موقعہ مل گیا ہے، چونکہ اس نیت سے راستے کا کانٹا بھی راستے سے ہٹا دیا جائے تو جنت کا ثمرہ ملے گا۔

"خدمت خلق" کی دنیا بہت وسیع ہے۔ دل کی خیر خواہی سے لے کر میدان جنگ میں سر کٹوانے تک خدمت خلق کے بے شمار مقامات ہیں۔ نادار اور معذور آدمی دعا مانگ کر خدمت خلق کا حق ادا کر سکتا ہے۔ "خدمت خلق" میں روحانی خدمت خدمت بدنی اور مالی خدمت سے بڑھ کر ہے۔ برائی سے بچانا اور نیک راہ پر چلانا روحانی خدمت ہے۔

کسی شخص کے بس میں نہیں کہ وہ ساری دنیا کی خدمت کر سکے اس لئے "خدمت خلق" کا تقاضا ہے کہ پوری قوم میں تعاون کے لئے آمادگی ہو۔ ارشاد گرامی ہے کہ اگر نیکی نہ کر سکو تو کسی اور ہی کو سفارش کر دو، یہ بھی نیکی ہے۔

"خدمت خلق" کی اہمیت کسی بھی کامیاب اور پر امن معاشرے کی بنیادی ضرورت ہے۔ دنیا میں وہی قوم کامرانی اور راحت سے ہمکنار ہو سکتی ہے جس کے افراد میں "خدمت خلق" کا جذبہ ہو۔ خدمت خلق کا جذبہ انسان سے بہت ایثار کا طالب ہوتا ہے جس طرح انسان اپنے آرام کو چھوڑ کر اور قیمتی وقت سے صرف نظر کر کے کسی کی خدمت میں مصروف ہو یہ بہت بڑی قربانی ہے اور اس قربانی کی توقع اسی انسان سے ہو سکتی ہے جس کے اخلاق عظیم ہوں۔ اس میں ایثار، بے نفسی انکسار، مساوات، محنت کشی اور ہمدردی کے اوصاف ہوں۔ کلام الٰہی نیک لوگوں کا ایک وصف یہ بیان کرتا ہے۔

کہ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے لئے مسکین، یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں اور ایک اور مطلب یہ ہے کہ ان کو خود بھی کھانے کی ضرورت اور خواہش ہوتی ہے۔ لیکن وہ مسکین یتیم اور اسیر کو خود بھوکے ہونے کے باوجود کھانا کھلاتے ہیں۔

انسان کی زندگی اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف ہونی چاہئے اگر کوئی اپنی زندگی کا ایک حصہ خلق خدا کی خدمت میں بسر نہیں کرتا۔ تو بخیل ہے اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں مجرم ہے۔ کسی جگہ ایذا رساں چیز پڑی ہو اسے دور نہ کرنا گناہ ہے۔ کوئی کسی مشکل یا مصیبت میں ہو، تو اس کی حاجت روائی سے جان بوجھ کر گریز کرنا عصیان ہے۔ ارشاد ہے کہ کسی آدمی کے پاس چٹیل میدان میں فالتو پانی ہو اور وہ مسافر کو نہ دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے کلام نہیں کرے گا۔ نہ اس پر رحم کی نظر ڈالے گا اور نہ اسے گناہوں سے پاک کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو صحیح بدن اور سالم و تنومند اعضاء دیئے ہوئے ہوں۔ تو ان سے مخلوق خدا کی خدمت کے لئے بھی ضرور کچھ کام لے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو وقت کی بے انداز دولت عطا فرمائی ہے، چاہئے کہ اس کا ایک حصہ خدمت خلق میں صرف کرے۔ حدیث ہے کہ ہر روز جب کہ سورج طلوع ہوتا ہے۔ انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہو جاتا ہے، تو دو آدمیوں کے درمیان عدل سے فیصلہ کرے۔ تو یہ صدقہ ہے، تو کسی آدمی کو سواری میں مدد دے۔ تو یہ صدقہ ہے۔ تو اسے سواری پر بٹھائے یا اس پر اس کا سامان رکھے، تو یہ صدقہ ہے۔ تو ایذاء رساں چیز کو راستے سے ہٹائے تو یہ بھی صدقہ ہے۔

"خدمت خلق" کا بہت بلند مرتبہ ہے۔ قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے حضرت عمرؓ ایک دن سرکاری اونٹوں پر تیل مل رہے تھے ایک صحابیؓ نے دیکھ کر کہا۔ کسی سرکاری غلام سے کہا ہوتا۔ فرمایا مجھ سے بڑھ کر اور کون غلام ہو سکتا ہے؟

جیسا کہ شروع میں تحریر کیا چکا ہے کہ خدمت کے فیض میں سب مخلوق شریک ہیں اور ہمیں چاہئے کہ ہم "خدمت خلق" کے فیض کو اللہ تعالیٰ کی سب مخلوق کے لئے عام کریں۔ اس سے مسلم و غیر مسلم، امیر و غریب اور انسان و حیوان جس کو ضرورت ہو مستفید کرنا چاہئے۔

سب سے پہلے خدمت خلق ہر انسان کا دوسرے انسان پر حق ہے، جو شخص یہ حق ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کے آگے جواب دہ ہوگا کلام الٰہی میں آیا ہے کہ (صاحب ایمان) ایک دوسرے کے ولی ہوتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ ان کے درمیان قلبی رفاقت ہوتی ہے۔ اس لئے ہر صاحب ایمان کو اس قلبی رفاقت کو نبھانا چاہئے اور آپس میں تعاون رکھنا اور ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہونا ہر صاحب ایمان کا طبعی خاصہ ہے۔

ہمارے مذہب میں امیر و غریب کی کوئی تفریق نہیں سب بھائی بھائی ہیں امیر آدمی سے محض اس لئے بغض رکھنا حرام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال دار کیا ہے اور غریب کو محض غریبی کے سبب سے حقیر اور ناقابل التفات سمجھنا انسانیت سے بعید ہے۔ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ مدینہ کی لونڈیاں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آتیں اور کہتیں یا رسولؐ اللہ! "میرا یہ کام ہے" آپ فوراً اٹھ کھڑے ہوتے اور ان کا کام کر دیتے۔

اسی طرح ایک حبشی عورت مسجد النبی میں جھاڑو دیا کرتی تھی جب وہ چند روز نہ آئی تو حضرت رسالت مآب ﷺ نے اس کے نہ آنے کی وجہ پوچھی تو صحابہؓ نے کہا کہ وہ وفات پا چکی ہے۔ آپؐ نے فرمایا مجھے بتاؤ اس کی قبر کہاں ہے؟ آپؐ قبر پر تشریف لے گئے اور دعا کی۔

گو کہ چاہئے کہ دو شخصوں میں متقی اور نیک آدمی کو مقدم رکھیں۔ لیکن چاہئے کہ ضرورت پڑنے پر (-) کی بھی مدد کریں۔ کلام الٰہی میں ہے۔ اگر کوئی غیر مسلم تمہارے پاس پناہ طلب کرے تو اس کو پناہ دو اور اسے ٹھکانے تک پہنچاؤ۔

حیوانات کو مشکل یا مصیبت سے نکالنا بھی ثواب کا کام ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ایک واقعہ اس ضمن میں فرمایا: ایک شخص سفر پر تھا۔ رستے میں پیاس لگی۔ اچانک کنواں نظر آیا۔ اس میں اترا پیاس بجھا کر اوپر آیا تو دیکھا ایک کتا پیاس کے مارے کنوئیں کے کنارے کی مٹی چاٹ رہا تھا۔ مسافر کے پاس برتن نہ تھا۔ چنانچہ اپنے موزے کو پانی سے بھرا اور کتے کی پیاس بجھائی۔ اللہ تعالیٰ کو اس کا یہ فعل اتنا پسند آیا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔

مستحقین کے بھی مختلف مدارج ہیں۔ ویسے تو ہر ضرورت مند مدد کا مستحق ہوتا ہے۔ لیکن ان کے مدارج میں فرق ہے۔ مثلاً ایک ہی وقت میں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنا لازم ہو۔ تو متقی آدمی کو ترجیح دی جائے گی۔ اس طرح بے کس لوگوں کے بعض طبقے ایسے ہیں جن کی بے کسی کے پیش نظر ان کو اوروں پر ترجیح حاصل ہے۔ ان میں خاص طور پر یتیموں، بیواؤں اور معذوروں کا بہت خیال رکھنا چاہئے۔ جناب رسالت مآب ﷺ کا ارشاد ہے کہ بیوگان اور مسکینوں کی مدد میں کوشاں رہنے والا ایسا ہے۔ جیسا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔ یا رات بھر کا عبادت گزار اور دن بھر کا روزہ دار، یتیم کے بارے میں آپ نے فرمایا ہے کہ یتیم کا مربی میرے اس قدر قریب ہوگا جیسے میری یہ دو انگلیاں۔

وہ لوگ جو اس معاشرے میں بلند مناصب پر فائز ہیں اور مال و دولت سے مالا مال ہیں۔ ان کے ساتھ تکبر کا بہت خدشہ ہے۔ اسے دور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ حکمران طبقہ بھی وقتاً فوقتاً خدمت خلق کے بعض عوامی امور میں حصے لے اور ایک فائدہ اس کا یہ ہوگا کہ لوگ ان کو دیکھ کر خدمت خلق کی طرف مائل ہوں گے۔

حضرت عمرؓ کے متعلق آتا ہے کہ ایک بار مدینہ کے باہر گشت کر رہے تھے۔ دیکھا کہ ایک عورت نے ہنڈیا چڑھا رکھی ہے اور بچے پاس رو رہے ہیں۔ آپؓ نے اس عورت سے بچوں کے رونے کی وجہ پوچھی، تو اس نے کہا ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہیں۔ ان کے بہلاوے کو خالی ہنڈیا چولہے پر رکھ دی ہے۔ آپؓ اسی وقت مدینہ آئے۔ بیت المال سے خورد و نوش کی اشیاء لے کر باندھیں اور اپنے غلام "اسلم" سے کہا کہ اٹھا کر میری پیٹھ پر رکھ دو۔ اس نے کہا میں خود اٹھائے چلوں گا۔ فرمایا آج تو یہ بوجھ تم سنبھال لو گے۔ کل قیامت کے روز میرا بوجھ کون اٹھائے گا؟ سامان اٹھائے واپس اسی عورت کے پاس پہنچے۔ کھانا پکانے میں خود اس کی مدد کی۔ چولہا تک پھونکتے رہے۔ کھانا تیار ہوا تو بچوں نے سیر ہو کر کھایا۔

"خدمت خلق" کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ اس میں ایثار کا جذبہ ہو یعنی اپنی ذات پر دوسرے آدمیوں کو ترجیح دے۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے لوگوں کو پانی پلانے والے کو نصیحت فرمائی کہ وہ آخر میں پانی پیئے یعنی اپنی پیاس کو لوگوں کی خاطر برداشت کرے اور وہ شخص جس نے خدمت احسان جتلانے اور کسی مطلب کے لئے کی۔ تو گویا بھلائی اللہ تعالیٰ کی خاطر نہیں کی تھی بلکہ کسی ذاتی غرض کے لئے کی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں۔

اللہ کے بندوں کی دنیوی یا نفسیاتی تکالیف میں مدد کریں۔ جہاں تک نفسیاتی تکلیف کا تعلق ہے۔ انسان کی ہر تکلیف اس کے نفس سے شروع ہوتی ہے۔ ہر دکھ اپنے نفس سے شروع ہوتا ہے۔ اور جنم لیتا ہے اور جب اللہ کا فضل شامل ہو جاتا ہے، تو وہ مریض ٹھیک اور وہ دکھ دور ہو جاتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے بنی نوع انسان کی خدمت کریں۔ اس وقت دنیا کا بڑا حصہ پیار چاہتا ہے۔ دنیا کا بہت سا حصہ اپنی عزت نفس کا متلاشی ہے۔ کیونکہ دنیا اس کو وہ عزت و احترام نہیں دے رہی جو اس کا

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

دوربین

1930ء کے دہاکے میں اور اسی طرح 1940ء کے دہاکے کے پہلے ایک دو سالوں میں سید شفیع احمد صاحب محقق دہلوی نے نہ صرف متعدد کتب تصنیف کیں بلکہ کئی رسالے اور جرائد بھی باقاعدگی کے ساتھ شائع کرتے رہے۔ اگرچہ اب آپ کی تین درجن کتب کے صرف نام رہ گئے ہیں۔ کیونکہ 1947ء کے دہلی کے فسادات میں آپ کی مطبوعات کی لائبریری ضائع ہوگئی لیکن ان میں سے دو کتابیں جو موجود ہیں۔ وہ اس بات کی آئینہ دار ہیں کہ آپ کیسے قلم کار تھے۔ ایک کتب دوربین ہے جو اب کینیڈا میں مطبوعات نیو کینیڈا پوسٹ بکس 994 سٹیشن ٹورانٹو انٹاریو کے زیر اہتمام شائع ہوئی ہے یہ کتاب آپ کی متعدد دیگر کتب کے مطابق ایک دلچسپ ناول ہے جسے محبت سے لبریز اور روح پرور کہا جاسکتا ہے۔ اس کتاب کے متعلق سید حسنات احمد (آپ کے فرزند) نے تعارف میں لکھا ہے:-

"دوربین سید شفیع احمد محقق دہلوی کی چار درجن کتب میں سے ایک ہے۔ انہوں نے اردو ادب میں ایک نئے اسلوب کی داغ بیل ڈالی ہے۔ اردو ادب جس معاشرے کی عکاسی کرتا ہے اس معاشرے میں مرد اور عورت کے آزادانہ میل جول کی گنجائش نہیں ہے۔ اسی لئے اردو کے مشہور افسانہ گو حضرات نے یا تو خاندان کے در و دیوار میں افسانہ گوئی کی راہ ڈالی۔ یا پھر یہ پریوں اور دیوتاؤں میں کھو گئے۔

سید شفیع احمد نے معاشرے کی اس پابندی سے راہ فرار کی تلاش میں پتنگ بازی کو ذریعہ بنایا۔ دوربین مکان اور زمان کے لحاظ سے 1930ء '1935ء کی پرانی دہلی کا نقشہ پیش کرتی ہے۔

سید شفیع احمد نے افسانہ گوئی میں اپنا مقام خود بنایا اس بارے میں اتنا عرض کردینا کافی ہے جس زمانے میں "دوربین" اور "وہ دولہا آیا" اقساط میں اخبار سلطنت میں شائع ہونا شروع ہوگئے اس وقت اس کی مانگ اتنی بڑھی کہ ہزار ہزار کے ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگئے۔ یہاں دکھ کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ 1947ء کے دہلی کے فسادات میں سید شفیع احمد کی مطبوعات کی لائبریری ضائع ہوگئی۔ اور سید شفیع احمد کے خاندان نے جس بے سروسامانی کی حالت میں دہلی کو خیرباد کہا وہ ان کتب کا ایک نسخہ بھی ہمراہ نہ لا سکے۔ اب عالم یہ ہے کہ سید شفیع احمد کی تین درجن کتب کے صرف نام رہ گئے ہیں۔ دوربین کا پہلا ایڈیشن ناپید ہے۔

دوربین کا موازنہ انگریزی ادب میں پلگرمز پراگرس (Pilgrims Progress) سے کیا جاسکتا ہے۔ اس کے مصنف جان بنیان نے بھی بائبل کو ہر دلعزیز کرنے کے لئے ناول کا انداز اختیار کیا .... دوربین کی زبان نہایت سادہ ہے اور ٹھیٹھ دہلی کی ٹکسالی زبان ہے۔ اس نے بیسویں صدی کے آغاز ہیں دہلی کے معاشرے کا نقشہ پیش کیا ہے۔ جو بہت دل پذیر بھی ہے اور جاذب نظر بھی" اسی طرح کہتے ہیں کہ "ایک فلم پروڈیوسر نے اس کتاب پر یہ تبصرہ کیا کہ اس افسانے دوربین کا پلاٹ اس قدر عجیب و غریب اور سحر آفرین ہے کہ ایک فلم کمپنی اس وقت اس افسانے کی قیمت پانچ ہزار روپے دے رہی تھی۔ اور ایک فلم پروڈیوسر نے کہا کہ اگر میں اس کے اندر سے دعوت الی اللہ کا حصہ نکال دوں تو اس کی ٹاکی فلم بنا کر تمام دنیا کی فلموں کو مات کرجائے۔ کیونکہ اس کا پلاٹ بالکل نئی قسم کا ہے اور اس کے ہر باب میں ڈرامائک پاور بھری ہوئی ہے۔"

کتاب کی قیمت دس کینیڈین ڈالر ہے اور جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے۔ مطبوعات نیو کینیڈا پوسٹ بکس 994 سٹیشن ٹورانٹو۔ انٹاریو۔ کتاب کے ناشر کا پتہ ہے۔ جہاں سے یہ کتاب حاصل کی جا سکتی ہے۔ سید شفیع احمد صاحب کی بیٹی سیدہ نسیم سعید نے مصنف کے بارے میں ایک مختصر مضمون بھی کتاب کے ساتھ شامل کیا ہے۔ اس میں آپ لکھتی ہیں کہ آپ نے تقریباً چار درجن کتب لکھیں جن میں سے بعض ہزار ہزار صفحات پر مشتمل ہیں۔ ان میں سے ہر ایک میں دین حق کے کسی ایک مسئلے پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے اور نہایت عالمانہ اور فاضلانہ طریق سے مخالفین دین حق کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے۔ چنانچہ یہ کتب علمی اور ادبی حلقے میں بہت مقبول ہوئیں۔

ہم اپنے قارئین سے گزارش کریں گے کہ وہ اس کتاب کو خود خرید کر اپنے علم میں بھی اضافہ کریں اور اس سے محظوظ بھی ہوں۔ اس کتاب کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے تحریر فرمایا تھا کہ یہ افسانہ پہلے افسانے سے بھی بہتر ہے۔

اس جگہ ہم یہ بات بھی کہہ دینا چاہتے ہیں کہ اگرچہ ان کتابوں کا آپس میں کوئی تعلق تو نہیں لیکن دوربین کتاب کی طباعت و اشاعت سے پہلے لاہور میں دو ایسی ہی کتابیں جن کا موضوع بھی دعوت الی اللہ ' حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضرت امام جماعت الثانی تھا شائع ہوئی تھیں۔ یہ دونوں کتابیں بھی ناول کی صورت میں شائع کی گئی تھیں ان میں سے ایک کا نام ثریا کا حسن اور دوسری کا نام سلطان ڈاکو عرف بے کار بی۔ اے تھا۔ یہ دونوں کتابیں ایک عرصے تک مارکیٹ میں موجود رہیں۔ لیکن جب جماعت کے متعلق مخالفت بڑھی تو ان کتابوں کو لاہور کی دوکانوں اور سٹیشنوں سے اٹھوا دیا گیا۔ افسوس ہے کہ اگرچہ ان دونوں کتابوں کا تذکرہ تو ملتا ہے لیکن 1947ء کے بعد مصنف کی فیملی قادیان سے جب باہر آئی تو اپنے ساتھ کوئی نسخہ نہ لا سکی۔ جس پبلشر نے یہ دونوں کتابیں شائع کی تھیں ان کی دوکان نولکھا بازار لاہور میں تھی اب وہ اپنی دکان بڑھا چکے ہیں اور اب وہاں جو دوسرے دوکان دار آئے ہیں جب ان سے پرانی کتابوں کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ گٹھڑیوں میں باندھ کر کہیں رکھی ہوئی ہیں۔ معلوم نہیں ان میں یہ کتابیں ملیں گی یا نہیں۔ یہ بیان برسبیل تذکرہ پیش کردیا گیا ہے۔ اسی سلسلے کی تیسری کتاب جس کا موضوع حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کے سوانح حیات تھا تقریباً مکمل ہوچکی تھی لیکن بعض وجوہ کی بنا پر شائع نہ کی جاسکی۔

(ن-س)

بقیہ صفحہ 3

کہنے لگے میاں غلام رسول آپ کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ یاد فرمارہے ہیں۔ میں یہ سنتے ہی...... خدمت میں جا پہنچا اور جب مصافحہ اور دیدار .... سے مشرف ہوا تو اس وقت مجھ پر کچھ ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ میں بے ساختہ .... قدموں میں گر گیا اور روتے روتے میری ہچکی بندھ گئی۔ ..... (حضرت بانی سلسلہ) اس وقت نہایت ہی شفقت سے میرے سر اور میری پیٹھ پر (دست شفقت) پھیرتے جاتے تھے اور مجھے دلاسا دیئے جاتے تھے۔ جب میری طبیعت کچھ سنبھلی تو میں نے اپنے سرنیاز کو.......... پائے عالی سے اٹھایا اور مولوی امام الدین صاحب اور بعض دیگر احباب کی معیت میں دست بیعت سے شاد کام ہوا۔ اس دوران میں یہ عجیب واقعہ رونما ہوا کہ (حضرت صاحب) نے مجھے دیکھے بغیر ہی اور مولوی امام الدین صاحب سے بے پوچھے ہی یہ ارشاد فرمادیا کہ مولوی صاحب وہ لڑکا جو آپ کے پیچھے آرہا تھا اس کو بلاؤ۔

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب جید عالم۔ صاحب رویاء وکشوف تھے۔ وہ دعوت الی اللہ کا خاص ملکہ رکھتے تھے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ حضرت امام اول اور حضرت امام الثانی کی اطاعت اور کامل تابعداری ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

انہوں نے اپنے سوانح حیات کسی قدر تفصیل کے ساتھ خود تحریر فرمائے تھے جس میں تفصیلی حالات جن میں کلام الہٰی کے سینکڑوں معارف اور تقریباً نصف صدی کی دعوت الی اللہ کی مہمات کا تذکرہ ہے وہ سوانح "حیات قدسی" کے نام سے پانچ حصوں میں طبع ہوئی۔ یہ مضمون "حیات قدسی" سے ہی مرتب کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب کے درجات بلند کرے۔

بقیہ صفحہ 4

حق ہے۔ دنیا کا بڑا حصہ اپنے دکھوں کا مداوا چاہتا ہے اور دنیا کا بڑا حصہ اس جستجو میں ہے کہ اس کی زندگی آرام وسکون سے گزرے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے جو صفت انسان سے خصوصیت سے تعلق رکھتی ہے وہ "رب العالمین" کی صفت ہے۔ خدا تعالیٰ رب ہے ساری دنیا اس کی پیدا کی ہوئی ہے۔ ہندوستان کے باشندے اس کی مخلوق ہیں۔ افریقہ کے لوگ۔ یورپ و امریکہ کے لوگ اس کی مخلوق ہیں۔ تمام مخلوق خدا کی "عیال" ہیں۔ اس لئے ساری مخلوق سے محبت ہونی چاہئے۔ چونکہ یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ باپ سے تو محبت ہو اور اس کے بیٹوں سے دشمنی رکھتا ہو۔ کوئی محبت کا تعلق ایسا نہیں مل سکتا جس میں متعلقات کی محبت کو چھوڑ دیا گیا ہو۔

ایک اور موقعہ پر فرمایا "اسی طرح جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرے گا۔ وہ اس کے سب بندوں سے محبت کرے گا۔ پس اگر خدا کے لئے محبت کرنی ہے' تو بنی نوع انسان سے محبت کرو۔ ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ خدا کے بندے دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جن کو خدا چن لیتا ہے یعنی انبیاء وغیرہ اور ایک عام بندے ہوتے ہیں۔ جن بندوں کو خدا نے چنا۔ ان سے محبت کے ساتھ ان کی اطاعت کرنا بھی ضروری ہے اور جو عام بندے ہیں ان کی اطاعت کرنی ضروری نہیں' لیکن ان سے محبت اور نیک سلوک اور ہمدردی لازمی ہے۔

آخر میں "خدمت خلق" کے ثمرات تحریر کئے جاتے ہیں۔

جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں مصروف رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بندے کا مددگار رہتا ہے جس نے تنگی میں مدد کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے تنگی دور کردے گا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں صرف تمہارے ضعیف لوگوں کی مدد کے عوض میں رزق دیتا ہے اور مدد کرتا ہے۔

ایک دفعہ ایک شخص نے رستہ سے شاخ ہٹا دی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔

اس مضمون کو حضرت علیؓ کے ایک قول پر ختم کرنا چاہوں گا۔

جنت اس شخص کی سعی کی مشتاق رہتی ہے' جو اپنے صاحب ایمان بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

تامل ٹائیگرز کے حملوں میں شدت

سری لنکا کے علیحدگی پسند تامل گوریلوں کے ایک خودکشی حملے میں سری لنکا کے فوجیوں اور تاملوں سمیت کل 54 افراد ہلاک ہو گئے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ تاملوں نے جافنا پر قبضہ کے باوجود اپنی جنگ ختم نہیں کی اور وہ بدستور سری لنکا کی حکومت کے لئے خطرہ بنے ہوئے ہیں۔ لبریشن ٹائیگرز آف تامل ایلام کے گوریلوں نے ایک بارود سے بھری کشتی کو اسرائیل کی بنی ہوئی ایک گن بوٹ سے ٹکرا دیا۔ یہ گن بوٹ بحریہ کے ایک قافلے کی حفاظت پر مامور تھی۔ یہ واقعہ شمالی سری لنکا میں پیش آیا۔ یہ بحری قافلہ جافنا میں متعین سری لنکا کے فوجیوں کے لئے جنگی سازو سامان لے کر جا رہا تھا۔ سری لنکا کی بحریہ کے ہیلی کاپٹروں نے اس حملے میں مزید 8 کشتیوں کو ڈبو دیا جن پر تامل گوریلے سوار تھے۔ سری لنکا کی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ 35 گوریلوں کو ہلاک کر دیا گیا۔

مبصرین کا کہنا ہے کہ یہ واقعہ حکومت کے لئے ایک سخت دھچکا ہے جو کہ تامل گوریلوں پر ایک بڑا نیا حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہی تھی۔

سری لنکا میں درجن بھر سالوں سے جاری یہ خانہ جنگی مزید انسانوں کا خون طلب کر رہی ہے۔ لیکن حکومت اور تامل گوریلے ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت پر آمادہ نہیں ہیں اور دونوں طرف سے موت کا کھیل بدستور جاری ہے۔

○○○

شمالی اسرائیل پر حزب اللہ کے حملے

اسرائیل کو ایک طرف فلسطینی انتہا پسندوں کے خودکشی سکواڈ کے حملوں پر پریشانی لاحق ہے تو دوسری طرف ایران نواز شیعہ حزب اللہ اس پر مسلسل حملے کرتے ہیں۔ جواباً اسرائیل کی طرف سے حملوں میں اضافہ کیا جاتا ہے۔

اسرائیلی فوج نے بتایا ہے کہ ہفتہ کے روز حزب اللہ کے گوریلوں نے شمالی اسرائیل میں راکٹوں کی بارش کر دی۔ وہ اپنے ان دو ساتھی شہریوں کی ہلاکت کا بدلے رہے تھے جن کو سرائیل نے لبنان میں ہلاک کر دیا تھا۔ تاہم اسرائیل کی فوج کے ترجمان نے دعویٰ کیا ہے کہ راکٹوں کے ان بے پناہ حملوں سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ آرمی کے سنسر کی وجہ سے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ راکٹ شمالی اسرائیل میں کس جگہ گرے ہیں۔ فوجی ریڈیو نے اعتراف کیا ہے کہ ایک جگہ پر ان راکٹوں سے کچھ نقصان ضرور ہوا ہے مگر کوئی ہلاک یا زخمی نہیں ہوا۔ لبنان کے سیکیورٹی ذرائع نے بتایا کہ راکٹوں کے ان حملوں کے بعد اسرائیلی فوجیوں نے نواحی دیہات پر کئی حملے کئے۔ اسرائیل کے کئی ہیلی کاپٹر اس علاقے میں پرواز کرتے دیکھے گئے۔ جبکہ نیچی پرواز کرنے والے فوجی طیاروں نے بھی علاقے میں کئی پروازیں کیں۔

حزب اللہ کے سربراہ نصراللہ نے بتایا کہ اسرائیل نے گزشتہ روز ایک گاؤں پر حملہ کیا تھا جس سے دو شہری ہلاک ہو گئے تھے۔ اسرائیل کے وزیراعظم نے اس گاؤں پر حملے کو غلطی قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دو شہریوں کے علاوہ‘ اندازہ یہی ہے کہ یہاں پر دہشت گرد موجود نہیں تھے۔ انہوں نے امید کی کہ اس واقعہ سے لبنان میں کشیدگی پیدا نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ہم دیکھیں گے کہ آئندہ ایسا نہ ہو۔ لیکن اس بات کا انحصار صرف ہم پر ہی نہیں ہے۔

حزب اللہ کے سربراہ نے کہا کہ اسرائیل کا حملہ مجاہدین اور اسرائیلیوں کے درمیان اس غیر تحریر شدہ معاہدہ کی صریحاً" خلاف ورزی تھی جو 1993ء میں امریکہ اور شام کے ذریعے طے پایا تھا۔

○○○

ترکی- کردوں کے بارے میں پالیسی میں تبدیلی

ترکی نے کردوں کے بارے میں اپنی پالیسی میں جو نمایاں تبدیلی کرنے کا اشارہ دیا ہے اس سے یہ امید پیدا ہوئی ہے کہ اس پرانے قصے کا امن پسندانہ حل نکل آئے گا۔

گزشتہ کئی سالوں سے جاری خونریز تصادموں کے برعکس اس سال ترکی کی افواج نے کردوں کے نئے سال نوروز‘ کی آمد پر کردوں کو اجازت دے دی کہ وہ اپنی تقریبات پر امن طور مناتے رہیں۔ یہ تقریبات مغرب اور جنوب مغرب میں منعقد ہوئیں۔ یہ تقریبات کردوں کے کلچر کا ایک اہم حصہ ہیں۔ مگر ماضی میں ترکی فوج کے ساتھ خونریز جنگوں کا سبب بنتی رہی ہیں۔

یاد رہے کہ ترکی کے نئے وزیراعظم مسٹر مسعود یلمز نے ترکوں کو اجازت دے دی ہے کہ وہ اپنے سکول جاری کریں اور اپنے ریڈیو اور ٹی وی سے اپنے پروگرام پیش کرتے رہیں۔

دوسری طرف جرمنی کی حکومت نے کردوں کے نئے سال نوروز کی تقریبات پر پابندی لگا دی ہے۔ جرمنی میں 3 لاکھ کرد آباد ہیں۔

روزنامہ صباح کے تجزیہ نگار نے خیال ظاہر کیا ہے کہ ترکی کی نئی حکومت کردوں کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھا رہی ہے۔

○○○

بھارتی سپریم کورٹ- امیدوں کا مرکز

ایک طرف دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت بھارت میں پانچ سال کے بعد پارلیمانی انتخابات کی تیاریاں ہو رہی ہیں تو دوسری طرف بھارتی سپریم کورٹ عوام کی ان امنگوں کی ترجمان بن کر ابھر رہی ہے جو عام آدمی ملک کے سیاستدانوں کے خلاف رکھتا ہے۔

ماضی قریب میں بھارتی سپریم کورٹ نے جو اہم فیصلے کئے ہیں اس کے نتیجے میں بھارتی سپریم کورٹ عوام کی توجہات کا مرکز بن گئی ہے۔ ماضی قریب میں بھارتی سپریم کورٹ نے چند بڑے اہم فیصلے کئے ہیں۔

اس نے بھارتی سیاستدانوں کے رشوت لینے کے ایک بہت بڑے سکینڈل‘ جین حوالہ کیس کی تحقیقات کا حکم دیا ہے۔

اس نے دریائے گنگا کے کنارے آلودگی پھیلانے والی صنعتوں کو بند کرنے کا حکم دیا ہے اور نئی دہلی کے میونسپل افسران کو حکم دیا ہے کہ دارالحکومت کی گلیوں میں جمع ہونے والے کوڑا کرکٹ کو صاف کیا جائے۔

اس نے ایک سابق نائب وزیراعظم کو وہ سرکاری بنگلہ خالی کرنے کا حکم دیا ہے۔ جہاں پر اب وہ رہنے کا حق نہیں رکھتا تھا۔ مگر جو بدستور اس کے قبضے میں تھا۔

بھارت کے عوام سیاستدانوں اور بیوروکریٹس سے مایوس ہوتے جا رہے ہیں کیونکہ کروڑوں روپے کے جین حوالہ کیس کے بعد عوام کا سیاستدانوں پر سے اعتماد اٹھ چکا ہے۔ اب بھارتی سیاستدان کرپشن کی انتہائی حدوں کو چھونے لگ گئے ہیں۔ اس صورت حال میں بھارتی سپریم کورٹ عوام کے لئے روشنی کی ایک کرن ثابت ہو رہی ہے۔ سپریم کورٹ کو ملک کے مختلف علاقوں سے عوام کی طرف سے سینکڑوں خطوط اور ٹیلی گرامز موصول ہو رہی ہیں۔ جن میں سپریم کورٹ سے کہا جا رہا ہے کہ وہ سیاستدانوں کی کرپشن کے خلاف ایکشن لے۔

بمبئی کے ایک قانون دان نے کہا کہ عام آدمی کا خیال ہے کہ اب نجات کا راستہ سپریم کورٹ ہی سمجھا سکتی ہے عام بھارتی شہری منتخب پارلیمنٹ کی بجائے غیر منتخب سپریم کورٹ پر زیادہ اعتماد کر رہا ہے۔

بھارتی سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے گزشتہ دنوں کھلے عام کہا تھا کہ بھارتی پارلیمنٹ کی کارکردگی کا معیار بہت گر چکا ہے۔

○○○

کشمیر میں ہڑتال جاری ہے

گزشتہ دنوں حضرت بل کے باہر 29 مجاہدین آزادی کی شہادت کے ردعمل کے طور پر ہڑتال کا جو سلسلہ شروع کیا گیا تھا وہ بدستور جاری ہے۔

دوسری طرف مقبوضہ کشمیر کی حکومت وادی میں انتخاب کرانے کے لئے اپنی تیاریاں پورے زور و شور سے شروع کر چکی ہے۔ گورنر کرشنا راؤ وادی کے دورے کر رہے ہیں اور انتظامی مشینری کو مضبوط کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔

کشمیری حریت پسندوں کی مشترکہ تنظیم آل کشمیر حریت کانفرنس نے مقبوضہ کشمیر میں انتخابات کے انعقاد کو ایک بار پھر مسترد کر دیا ہے۔

تاہم چار سیٹوں پر 11- امیدواروں نے کاغذات نامزدگی جمع کروا دیئے ہیں۔

○○○

مدر ٹریسا زخمی ہو گئیں

بھارت کی نوبل انعام یافتہ سماجی ورکر مدر ٹریسا پیرانہ سالی کی وجہ سے گزشتہ دنوں گر کر زخمی ہو گئیں۔ ان کی ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ اس وجہ سے ان کو کلکتہ کے ایک نرسنگ ہوم میں داخل کروا دیا گیا ہے۔ ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ وہ دو دن کے اندر ٹھیک ہو جائیں گی۔

○○○

چیچنیا میں روسی فوجیوں پر چیچنیوں کے حملے

روس کے صدر مسٹر بورس یلسن نے گزشتہ روز اعلان کیا تھا کہ چیچنیا میں فوجی کارروائی بند کر دی گئی ہے لیکن اس کے باوجود چیچنیا میں روسی فوجوں پر حملے جاری ہیں۔ روس کے اعلان کے باوجود چیچنیا کے جانبازوں نے روسی پر حملے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ روسی فوج نے جنگ بندی کر دی ہے اور اب وہ حملے نہیں کر رہی۔ مگر اپنے اوپر ہونے والے حملوں کا دفاع ان کو کرنا پڑتا ہے۔

ادھر روسی فوجی ترجمان نے کہا ہے کہ روسی فوجوں کی طرف سے جنگ بندی کے باوجود باغی چیچنین لیڈر داؤ دایوف کو کوئی رعایت نہیں دی جائے گی مسٹر داؤ دایوف کے ساتھ جو بات چیت ہو گی اس میں موضوع گفتگو صرف ہتھیار ڈالنا ہو گا۔

روس میں صدارتی انتخابات کی مہم شروع ہو چکی ہے۔ اور حالیہ مہم میں سب سے اہم مسئلہ چیچنیا کا ہے۔ مسٹر بورس یلسن جو خود بھی صدارتی امیدوار ہیں چیچنیا میں امن قائم کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں تاکہ انتخابات میں ان کی بظاہر کمزور پوزیشن کو مضبوط کرنے میں کچھ مدد مل سکے۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

یوم تحریک جدید 26- اپریل 96ء کو منایا جائے

○ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ

سال رواں 1996ء کا پہلا یوم تحریک جدید مورخہ 26- اپریل 96ء بروز جمعہ منایا جائے اور جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ سے بھی دفتر کو مطلع فرمائیں۔

اگر کسی وجہ سے کسی جگہ 26- اپریل کو یوم تحریک جدید نہ منایا جاسکے تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو "جلسہ یوم تحریک جدید" منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

مربیان و معلمین کرام سے یوم تحریک جدید کو کامیاب بنانے اور اس کی رپورٹ بھجوانے کے لئے تعاون کی درخواست ہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

امداد مستحق مریضان

○ مستحق مریضوں (جو علاج معالجہ کی طاقت نہیں رکھتے) پر کثیر اخراجات ہو رہے ہیں۔ بیشتر اخراجات صدر انجمن احمدیہ کرتی ہے تاہم مخیر حضرات کے عطیات بھی کافی حد تک ممد ہوتے ہیں لہٰذا مخیر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں حصہ لے کر محدود وسائل والے مریضوں کی مدد کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ضرورت خادم

○ بیت الحمد سمن آباد B-332 پونچھ روڈ سمن آباد لاہور کے لئے ایک مستعد خادم کی ضرورت ہے۔ اکیلی رہائش اور مناسب معاوضہ دیا جائے گا۔ خواہشمند امیدوار جن کی عمر چالیس سے پچاس برس کے درمیان ہو۔ بمعہ تصدیق صدر جماعت اپنی درخواست B-332 پونچھ روڈ سمن آباد لاہور بھجوادیں۔

عبدالحفیظ گوندل

جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ حلقہ سمن آباد لاہور

اعلان داخلہ مدرستہ الحفظ برائے طالبات

○ 10 سے 12 سال کی عمر تک بچیاں جو ناظرہ کلام الٰہی پڑھنا جانتی ہوں اور پرائمری تعلیم مکمل کر چکی ہوں وہ حفظ کلاس سے استفادہ کر سکتی ہیں۔ درخواست صدر محلہ کی تصدیق کے ساتھ نظارت تعلیم میں بھجوائیں۔ انٹرویو 3- اپریل 1996ء کو صبح 9 بجے ہوگا۔

(نظارت تعلیم)

اعلان داخلہ

○ ٹیلی کام فاؤنڈیشن نے مندرجہ ذیل کورسز میں داخہ کا اعلان کیا ہے۔

نمبر1- آپٹک فائبر کیبل و جائینٹنگ کورس۔ دورانیہ تین ماہ اہلیت میٹرک سائنس۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 9-4-96

نمبر2- پرائیویٹ سیکریٹری کورس- دورانیہ چار ماہ- اہلیت ایف اے / ایف ایس سی- درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 18-4-96

نمبر3- آؤٹ سائیڈ پلانٹ اور کیبل و جوائینٹنگ کورس دورانیہ چار ماہ اہلیت میٹرک سائنس- درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 9-4-96

داخلہ کے خواہشمند طلبہ اپنے ہاتھ سے لکھا ہوئی درخواستیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

ایڈریس:- سینئر انجینئر' T F ٹیلی کام ٹریننگ یونٹ

خالدہ سردار پلازہ' مین سید پور روڈ' سیٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی

فون 450798 پوسٹ بکس نمبر 2431 جی پی او- اسلام آباد۔

احمدی طالبات متوجہ ہوں!

○ وہ تمام احمدی طالبات جو کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہیں وہ داخلہ لینے سے قبل اس بات کا جائزہ لے لیں کہ مطلوبہ مضمون / کورس کسی ایسے تعلیمی ادارے میں کیا جائے جہاں مخلوط تعلیمی نظام نہ ہو بلکہ صرف طالبات زیر تعلیم ہوں۔ اگر ایسا تعلیمی ادارہ میسر نہ ہو تو پھر مخلوط تعلیمی ادارہ میں داخلہ سے قبل حضرت صاحب سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت لینی لازمی ہے۔ اجازت حاصل کرنے کے لئے درخواست فارم نظارت تعلیم سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ یہ فارم پر کر کے واپس نظارت تعلیم کو بھجوائیں۔

اسی طرح ایسی احمدی طالبات جو لاعلمی کے سبب بغیر اجازت حضرت صاحب کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں داخلہ لے چکی ہیں۔ ان کے لئے بھی لازمی ہے کہ وہ فوری طور پر نظارت تعلیم سے درخواست فارم حاصل کر کے اسے پر کریں اور واپس نظارت تعلیم کو بھجوائیں تا حضرت صاحب کی خدمت میں کیس پیش کیا جاسکے۔

طلباء اور والدین کے لئے خوشخبری

○ ربوہ میں احمدی طلباء کے لئے ہوسٹل کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ ربوہ میں رہ کر تعلیم دلوانے کے خواہشمند والدین نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 1

کا ولی بن جانا اور خدا کی ولایت حاصل کر لینا کہ اللہ بھی ولی بن جائے یہ ایک ایسی کامیابی ہے کہ جس سے بڑھ کر کوئی کامیابی متصور ہو ہی نہیں سکتی اور چاہئے کہ ان (مخالفوں) کی کوئی مخالفانہ تمسخر اور استہزاء کی بات تمہیں غمگین نہ کرنے پائے۔ مخالفت کی کوئی بات تمہیں اس لئے غمگین نہ کرے کہ غلبہ اللہ کا ہی ہے۔ اس کے علاوہ اس کے ارادہ اور منشاء کے خلاف کوئی طاقت ہے ہی نہیں جو اس کے مقابلہ میں کامیاب ہو سکے کیونکہ ان العزۃ للہ۔ اور تمسخر اور استہزاء دونوں معنی اس کے میں نے کر دیئے ہیں۔ کلام الٰہی نے اشارہ کیا ہے اس کو جب واضح کیا جائے تو اس میں مخالفانہ بات اور تمسخر اور استہزاء کی بات دونوں مفہوم آجاتے ہیں اور آگے جو لفظ استعمال کیا ہے وہ عربی زبان اور کلام الٰہی کے محاورہ میں دونوں معنوں میں استعمال ہوتا ہے کہ نہ اس کے علاوہ کسی اور کا حقیقی غلبہ ہے۔ اور نہ اس کے علاوہ عزت کے حصول کا کوئی اور سرچشمہ ہے۔ پس دنیا اولیاء اللہ سے اگر تمسخر اور استہزاء سے پیش آئے تو غم کی کوئی بات نہیں اس لئے کہ عزت' مخالفانہ تمسخر اور استہزاء کو حاصل نہیں بلکہ عزت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے دنیا خواہ کتنا ہی ذلیل کیوں نہ کرنا چاہے اگر اللہ تعالیٰ عزت دینا چاہے تو خدا تعالیٰ کے اس ارادہ میں دنیا کی کوششیں حائل نہیں ہو سکتیں۔ وہ خوب سننے والا بھی ہے اس کے حضور دعائیں کرنی چاہئیں اور خوب جاننے والا بھی ہے کہ تمہاری دعاؤں کو کس شکل اور کس رنگ میں وہ قبول کرے گا۔

(از خطبہ 8- نومبر 1974ء)

کمیٹی کفالت یکصد یتامٰی دارالضیافت حضرت صاحب کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامٰی کے بارے میں ضروری اعلانات

(1) **امانت یکصد یتامٰی** جو دوست یتامٰی کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامٰی" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے، کوئی رقم مقرر کیے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامٰی" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(2) **مستحق یتامٰی یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں** حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامٰی" سے ایسے مستحق یتامٰی کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامٰی کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جاسکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامٰی کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جاسکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامٰی دارالضیافت' ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 3- اپریل-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سجاد علی شاہ نے ججوں کی تقرر و تبادلے کے حوالے سے اپنا تفصیلی فیصلہ جاری کر دیا ہے۔ فیصلے میں جو 277 صفحات پر مشتمل ہے فاضل چیف جسٹس نے کہا ہے کہ شرعی عدالت آئین کے بنیادی فریم کے مطابق نہیں ہے اور نہ ہی یہ ہائی کورٹ کے مساوی عدالت ہے۔ اس لئے کسی چیف جسٹس یا مستقل جج کو اس کی مرضی کے بغیر شرعی عدالت میں بھجوانا آئین کے آرٹیکل نمبر 209 کی خلاف ورزی ہے۔ فیصلہ میں کہا گیا ہے کہ صدر مملکت چیف جسٹس کی منظوری کے بغیر کسی جج کا تبادلہ نہیں کر سکتا۔ انتظامیہ ہماری آئینی تشریح کی پابند ہے۔ طویل عرصہ تک قائم مقام تقرریاں غیر آئینی ہیں۔ خالی ہونے والے آئینی عہدے پر کرنے کا بندوبست کرنا صدر کی ذمہ داری ہے۔ 96 فیصد آبادی والے تین صوبوں میں دو سال سے قائم مقام چیف جسٹس کام کر رہے ہیں۔ امور مملکت چلانے کا یہ طریقہ درست نہیں ہے۔ کسی جج کو سزا کے طور پر تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ کسی جج کو اس کی مرضی کے بغیر شرعی عدالت میں نہیں بھیجا جا سکتا۔ ترقی کے لئے سینارٹی کو پیش نظر رکھنا اچھی روایت ہے۔ ججوں کو علم ہو کہ چیف جسٹس سینارٹی کے بغیر بھی بن سکتا ہے تو جونیئر جج بھی حکومت کے ساتھ اچھے تعلقات رکھ کر چیف جسٹس بن سکتا ہے۔ اس سے ادارے تباہ ہو جائیں گے۔ مستقل آسامیاں موجود ہوں تو ایڈیشنل جج بھی طویل عرصہ تک تعینات نہیں کئے جا سکتے۔ جج بننے کے لئے دس سالہ پریکٹس کی شرط ضروری ہے۔ صرف بطور وکیل انرولمنٹ کافی نہیں سیاسی وابستگی کی بنیاد پر کسی کو جج بننے کا نااہل قرار نہیں دیا جا سکتا۔ فیصلہ میں کہا گیا ہے کہ شرعی عدالت کے جج کو دوسری جگہ بھجوایا جا سکتا ہے لیکن ہائی کورٹ کے جج کے ساتھ ایسا نہیں کیا جا سکتا۔

○ تفصیلی فیصلے میں ایک اہم نکتہ یہ بھی بیان کہا گیا ہے کہ آئین کا آرٹیکل نمبر 203 سی اور 209 ایک دوسرے سے متصادم ہیں آرٹیکل نمبر 209 آئین کے بانیوں نے اور 203 سی مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے شامل کیا۔ اس صورت حال میں زیادہ اہمیت دفعہ 209 کو حاصل ہوگی۔

○ فیصلے میں کہا گیا ہے کہ ججوں کی تقرری کے وقت وزیر اعظم کے مشورے کو شامل کرنے کے معاملے کو فی الحال عدالت نہیں چھیڑنا چاہتی۔

○ مسلم لیگ (ن) نے وزیر اعظم کی طرف سے مذاکرات کی پیشکش کو سپریم کورٹ کے فیصلے پر عمل در آمد سے مشروط کر دیا ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے صدر سے گفتگو کی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ تفصیلی فیصلہ پر عمل در آمد کو یقینی بنانے کے لئے فوری جائزہ لے رہے ہیں۔ ایوان صدر میں صدر لغاری اور وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے درمیان طویل ملاقات ہوئی۔ جس میں سپریم کورٹ کے تفصیلی فیصلے پر اور نواز شریف کے نام لکھے گئے خط پر گفتگو کی گئی۔ مستقل چیف جسٹسوں کی تقرری پر اتفاق رائے کیا گیا۔ صدر مملکت آئندہ چند دنوں میں تقرر کی منظوری دے دیں گے۔

○ وائس آف امریکہ نے تبصرہ کیا ہے کہ بے نظیر بھٹو نے اپوزیشن کو مذاکرات کی پیشکش سپریم کورٹ سے تلخ لڑائی کے بعد کی ہے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے ٹربیونل کے ذریعے سیاستدانوں کے محاسبے کا اعلان کیا ہے۔ یہ محاسبہ 1985ء سے 1996ء تک صوبے میں برسر اقتدار رہنے والوں کا ہو گا وزیر اعلیٰ نے سب سے پہلے خود کو ٹربیونل میں پیش کر دیا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے انکشاف کیا ہے کہ بے نظیر بھٹو نے کالا باغ ڈیم کی منظوری دے دی ہے۔ عوام جلد خوشخبری سنیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر نواز شریف منصوبے کے حامی ہیں تو جلسے میں اعلان کریں۔

○ امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے انکشاف کیا ہے کہ امریکہ ایجنٹوں نے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے سامان سے ایٹم بم کے بلیو پرنٹس چرا لئے تھے۔ 1980ء کی دہائی کے دوران اوورسیز دورے کے دوران یہ چوری کی گئی۔ چین نے نہ صرف بم کے پرنٹس دیئے بلکہ ایٹمی انجینئرز اور فنی ماہرین بھی پاکستان بھیجے امریکی ایلچی کو پاکستانی فوجی حکام کو وارننگ دینے کے لئے بھی بھیجا گیا تھا۔ ہم پاکستان کو کہتے ہیں کہ ہمیں پریشان نہ کرو وہ الٹ مطلب لے لیتا ہے۔

○ پاکستان نے امریکہ سے جاسوسی طیارے اور بحریہ کا سازوسامان لینے سے انکار کر دیا ہے۔ براؤن ترمیم کے تحت رکے ہوئے اسلحہ کی فراہمی کے لئے پاک امریکہ مذاکرات واشنگٹن میں شروع ہو گئے۔ پاکستان نے کہا کہ پریسلر ترمیم کے تحت جاسوس طیاروں کے فاضل پرزے اور فنی تعاون نہیں مل سکتا اس لئے ہمیں ان کی ضرورت نہیں ہمارے پیسے واپس کر دیئے جائیں۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ چین اور ایران مسئلہ کشمیر پر پاکستان کی پہلے جیسی حمایت نہیں کر رہے وزیر خارجہ نے قومی اسمبلی کی کمیٹی کو بریفنگ دی۔

○ سپریم کورٹ میں اس وقت شریعت اپیل بنچ کا وجود نہیں ہے۔ بنچ میں دو عالم دین جج ہونے ضروری ہیں۔ ان دونوں علماء جج صاحبان کو چند ہفتے قبل فارغ کیا جا چکا ہے۔

○ آرمی فارمیشن کمانڈروں کے اعزاز میں صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے عشائیہ دیا۔ اپوزیشن کا وفد بھی عشائیے میں شریک ہوا۔ چوہدری شجاعت حسین، مجید ملک، اور اعجاز الحق کو مرکزی میز پر صدر وفاقی وزراء اور مسلح افواج کے سربراہوں کے ساتھ بٹھایا گیا۔ مجید ملک نے علیحدگی میں بھی صدر سے بات چیت کی۔ انہوں نے کہا کہ ججوں کی تقرری کے متعلق سپریم کورٹ کے فیصلے پر عمل در آمد کے سلسلے میں میں صدر کے کردار سے مطمئن ہوں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے واضح کیا ہے کہ پنجاب میں منی بجٹ نہیں آئے گا۔ انہوں نے کہا کہ چادر سے زیادہ پاؤں پھیلانا میرا اصول نہیں۔ سابق حکمرانوں نے ملکی دولت کو بے دریغ لوٹا۔

○ باخبر ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ ملک بھر کے جاگیرداروں اور زمینداروں نے مجموعی طور پر صرف 28 لاکھ روپے دولت ٹیکس جمع کروایا ہے۔ ان کی زرعی آمدنی انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہے۔ غیر زرعی طبقے میں سے صرف تنخواہ داروں نے 5- ارب روپے کا ٹیکس ادا کیا۔ اس طرح تنخواہ دار طبقے نے ملک بھر کے جاگیرداروں اور زمینداروں کی نسبت تقریباً 5 سو گنا زیادہ ٹیکس ادا کیا۔

عزیز ہیئر آئیل
جڑی بوٹیوں سے تیار بالوں کی قدرتی غذا
بالوں میں چمک مہک خوبصورتی اور مضبوطی پیدا کرکے بالوں کو بڑھاتا، گرنے اور سفید ہونے سے روکتا ہے۔
قیمت -/65
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

قیمتی سے جدید اور روایتی زیورات کام کر
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون : 487

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت 9000 ڈش 6 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
21- ہال روڈ لاہور
فون: 7125089 - 7226508
7355422 - 7235175

پاک گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون 643

تبدیلی کلینک
عوام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر اقبال احمد ماہر امراض جلد و فزیشن زاہد ہسپتال نے اپنا کلینک اب حق نواز روڈ راولپنڈی پر منتقل کر دیا ہے
اوقات: شام 5 تا 8 بجے

خواتین کی
عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج
دشمن مرض لیکوریا
یونانی سیلکوریا
مطب حمید (رجسٹرڈ)
پنڈی بائی پاس، جی۔ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-864634
فیکس: 0431-819906

اعلان
اکاؤنٹس اور آڈٹ کیلئے کراچی میں چند احباب کی ضرورت ہے۔ جو بی کام ہوں۔ ایک یا دو سالہ تجربہ رکھنے والے احباب کو ترجیح دی جائے گی۔ براہ کرم خواہشمند احباب اپنے صدر صاحب حلقہ کی وساطت سے درخواست بھجوائیں۔ ملک بھر کے دیگر بڑے بڑے شہروں میں ملازمت کرنے کے خواہشمند احباب بھی درخواست دے سکتے ہیں۔
چیف اکاؤنٹنٹ
ورلڈ وائیڈ موٹرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
C-17 ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی فیز II ایکسٹینشن نیشنل ہائی وے۔ مین کورنگی روڈ۔ کراچی

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ۔ کامیاب علاج
زدجام عشق	نواب شاہی
شباب آور موتی	حب نشاط

○ فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔
○ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534